اسلام اور جدید معیشت وتجارت

# حصص کی خرید و فروخت

مقالہ نگار: مولانا مفتی محمد طاہر مسعود

پیش کردہ۔ اسلام آباد فقہی سیمینار

مہتمم جامعہ مفتاح العلوم چوک سٹیلائٹ ٹاؤن سرگودھا

حضرت مولانا مفتی طاہر مسعود صاحب مفتاح العلوم چوک سٹیلائٹ ٹاؤن سرگودھا کا بانی و مہتمم ہیں علمی مضامین پر تحریر اور تحقیق موصوف کا اوڑنا بچھونا رہا ہے۔ المرکز الاسلامی کے زیر ادارت جب اسلام آباد فقہی سیمینار کا انعقاد ہوا تو موصوف کو بھی دعوت دی گئی چنانچہ فاضل مقالہ نگار نے زیر نظر موضوع پر جامع تحقیق تیار کر کے سیمینار میں پیش کی۔

اسٹاک ایکسچینج اور شیئرز کے بارے میں اسلام آباد فقہی سیمینار منعقدہ مارچ 2003 میں تحقیقی مقالات سامنے آچکے ہیں اس میں مولانا مفتی نظام الدین شامزیؒ اور مولانا عبدالرشید اسلام آباد کے مقالے ہم نے گزشتہ شماروں میں شائع کئے تھے اس موضوع پر عرب علماء کی رائے اور معلومات قارئین کیلئے پیش کرتے ہیں۔ اس تحقیق کو مولانا مجاہد الاسلام قاسمی نے بھی اپنے کتاب عصر حاضر کے پیچیدہ مسائل کا شرعی حل کا حصہ بنایا ہے۔ قارئین کے معلومات میں مزید اضافہ کے لئے مجمع الفقہ الاسلامی جدہ کا فیصلہ علماء کے سامنے بھی پیش کرتے ہیں۔ المباحث الاسلامیہ کے ذریعے اس پر مزید بحث کا خیر مقدم کریں گے۔

تجارت لین دین اور باہمی معاہدہ کی مختلف ادوار میں مختلف صورتیں رائج رہی ہیں بہت سے عقود اور معاملات بنیادی طور پر قدیم زمانہ میں بھی رائج تھے اور عہد جدید میں ان کی ترقی یافتہ صورتیں رائج ہوگئیں لیکن جو پہلے مطلق تھا اب مقید ہوگیا ہے۔ اور کچھ جو پہلے مقید تھا اب مطلق ہوگیا ہے آج کی دور میں زیادہ سے زیادہ فائدہ کی طلب مقصود ہوتی ہے معاملات میں عدل وقسط کی رعایت کم سے کم یا معدوم ہے اور غرر (دھوکہ) عام ہے نہ ذہنوں میں خدا کا تصور ہے نہ آخرت کی جواب دہی کی فکر۔ اس لئے تجارت کے رائج طریقوں میں صرف مادی اور نقد نفع مطلوب ہوگیا ہے ایسے نازک موقع پر ہر ایک مسلمان کیلئے بہت ہی دشواریاں کھڑی ہوجاتی ہے ظاہر ہے کہ وہ تجارت کی دنیا میں جلاوطن نہیں ہوسکتا اور نہ محرمات کا ارتکاب کرسکتا ہے۔ اس لئے وہ صحیح احکام شرعی کو جاننے کیلئے بے چین ہے ان جدید تجارتی شکلوں میں سے ایک حصص کا کاروبار بھی ہے جس کی شرعی حل درج ذیل مقالہ میں نذر قارئین ہیں۔ (ادارہ)

ذیلی عنوانات

| | | |
|---|---|---|
| ۱) کمپنی کا تعارف | ۲) لغوی معنی | ۳) کمپنی کی تشکیل |
| ۴) کمپنی کا سرمایہ | ۵) حصص کی تعریف | ۶) بازار حصص |
| ۷) حصص کی خرید وفروخت کا مروجہ نظام | ۸) غائب سودا | ۹) حصص کی خرید وفروخت کا فقہ اسلامی میں جائزہ |
| ۱۰) شیئرز کی بیع وشراء کی شرائط | ۱۱) حصص سے تجارت کا حکم | ۱۲) حصص کی خرید وفروخت کی ناجائز صورتیں۔ |

حصص کی خرید وفروخت پر گفتگو کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مختصراً کمپنی کا تعارف آجائے۔

## کمپنی کا تعارف:

لغوی معنی:۔شرکت کارخانے کے وہ شرکاء جن کا نام ظاہر نہ کیا جائے۔(فیروز اللغات ص ۲۱-ا) بعض مقامات پر لکھا ہوتا ہے'' فلاں اینڈ کمپنی'' اس سے یہی لغوی معنی مراد ہوتا ہے۔اس کو عربی میں '' فلاں وشرکاء'' سے تعبیر کیا جاتا ہے۔بعض اوقات بدوں لفظ '' اینڈ'' کے بھی لکھا جاتا ہے مثلاً '' قدرت اللہ کمپنی'' تاج کمپنی'' تو اس سے کمپنی کا اصطلاحی معنی مراد ہوتا ہے۔جس کی وضاحت ابھی آجائے گی۔مغربی دنیا میں جب صنعتی انقلاب آیا تو بڑے بڑے کارخانے وجود میں آنے لگے تو ان کے لئے کثیر المقدار سرمایہ درکار تھا۔مگر ان کے لئے فرد واحد یا چند افراد کا سرمایہ ناکافی تھا۔تو اب یہ طے پایا کہ عامۃ الناس اپنی زائد رقوم ایک جگہ جمع کر دیں تا کہ اس سے اجتماعی استفادہ کیا جاسکے۔یوں چل کر کمپنی کا نظام زیر عمل آیا۔اس نظام کی اہم خاصیت یہ ہے کہ اس شرکت میں ہر شریک کی جدا جدا ملکیت متصور ہوتی ہے۔لیکن اس نظام کے تمام افراد کے مجموعے کو ایک '' شخص قانونی'' تصور کیا جاتا ہے۔پھر اس شخص قانونی کو کارپوریشن'' سے تعبیر کیا جاتا ہے جس کی ایک قسم کمپنی ہے

## کمپنی کی تشکیل:

اولاً ماہرین کی مشاورت سے ایک رپورٹ تیار کی جاتی ہے۔جس میں اس بات کا تعین کیا جاتا ہے۔کہ مجوزہ کاروبار کے امکانات کس حد تک ہیں۔اس کیلئے کتنے وسائل اور سرمایہ چاہیئے۔تجارتی اعتبار سے یہ کاروبار کس حد تک نفع دہ ہوگا۔اس رپورٹ کو'' تقریر الامکانیات'' سے تعبیر کرتے ہیں۔اس کے بعد کمپنی کا اجمالی ڈھانچہ تیار کیا جاتا ہے۔جس میں اس کا نام،کاروبار کی نوعیت،مطلوبہ سرمایہ،ڈائریکٹرز، آئندہ کے لیے ان کے عزل ونصب کا طریقہ کار وغیرہ لکھا جاتا ہے۔اس کو میمورنڈم (مذکرہ) کہا جاتا ہے۔پھر کمپنی کے انتظامی ضوابط لکھے جاتے ہیں۔جس کو عربی میں " نظام الجمعیة" کہتے ہیں میمورنڈم اور آرٹیکلز آف ایسوسی ایشن حکومت کو کمپنی کی اجازت کے لئے درخواست دے دی جاتی ہے۔جب وزارت داخلہ کے ذیلی ادارہ (Corporate law Authority) (کارپوریٹ لاء اتھارٹی) کی طرف سے اجازت مل جاتی ہے۔تو کمپنی وجود میں آجاتی ہے۔اور قانون اب اس کو ایک فرضی شخص قرار دیتا ہے۔جو بیع و شراء کرے گا۔مدعی ومدعیٰ علیہ بنے گا۔دائن ومدیون بنے گا اس کو شخص قانونی یا فرضی شخص بھی کہا جاتا ہے۔جب کمپنی وجود میں آجاتی ہے۔تو لوگوں کو حصہ دار بننے کی دعوت دینے کے لئے قانوناً ضروری ہے کہ کمپنی کا پورا طریق کار اور اس کا ترکیبی ڈھانچہ شائع کرایا جائے تا کہ عوام کو بھی اس کمپنی پر اعتماد ہو سکے۔

## کمپنی کا سرمایہ:

جب سرکاری طور پر کمپنی قائم کرنے کی اجازت ملتی ہے۔تو سرمایہ کی تحدید بھی کر دی جاتی ہے۔کہ اتنے سرمایہ مثلاً ۱۰۰ ملین کے حصے جاری کیے جاسکتے ہیں۔اس کو منظور شدہ سرمایہ کہا جاتا ہے۔عربی میں اس کو'' رأس المال المسموح '' کہا جاتا ہے۔منظور شدہ سرمائے میں

سے کمپنی جاری کرنے والوں کی طرف سے شامل کیے جانے والے سرمایہ کی بھی تحدید کردی جاتی ہے۔ کہ اتنا سرمایہ کمپنی جاری کرنے والے شامل کریں گے۔اس کو سپانسرز کیپیٹل (Sponsors Capital) کہا جاتا ہے۔ کمپنی جتنے سرمائے کے شیئر جاری کرکے لوگوں کو حصہ لینے کی دعوت دے۔اس سرمائے کو جاری کردہ سرمایہ رأس المال المعروض (Issud Capital) کہا جاتا ہے۔ بسا اوقات یہ اندیشہ بھی ہوتا ہے۔ کہ حصص کے لئے لوگوں کی درخواستیں جاری کردہ سرمائے سے کم وصول ہوں۔اور جاری کردہ تمام حصص (شیئرز) لوگ نہ خریدیں تو ایسی صورت حال سے نمٹنے کے لئے بنک یا دوسرے مالیاتی اداروں سے ضمان الاکتتاب انڈر رائٹنگ کا معاملہ کیا جاتا ہے۔ کہ جو حصے لوگوں نے نہ لیے وہ بینک لے لے گا۔ بینک اس معاملہ پر کمپنی سے باقاعدہ کمیشن طے کرتا ہے۔اور یہ کمیشن بینک بہر حال وصول کرتا ہے۔اسے حصص لینے پڑیں یا نہ لینے پڑیں۔ حصص لینے کی صورت میں بینک وہ حصص عموماً فروخت کردیتا ہے۔اپنے پاس نہیں رکھتا۔

## حصص کی تعریف:

لغوی معنی: حصص جمع ہے حصہ کی۔عربی میں اس کو سہم اور انگریزی میں شیئر کہا جاتا ہے۔ جب لوگ کمپنی کے حصے لے کر سرمایہ دیتے ہیں۔تو حصہ دار کو کمپنی ایک سرٹیفیکیٹ جاری کرتی ہے۔ جو اس بات کی سند ہوتی ہے کہ اس شخص کا کمپنی میں اتنا حصہ ہے اس سرٹیفیکیٹ کو اردو میں حصہ، عربی میں سہم اور انگریزی میں شیئر کہتے ہیں۔

## بازار حصص:

حصص کی خرید وفروخت عام طور پر جس جگہ ہوتی ہے اسے بازار حصص (اسٹاک ایکسچینج) کہا جاتا ہے یہ ایک پرائیویٹ ادارہ ہوتا ہے جو حکومت کی اجازت وسرپرستی میں کمپنیوں کے شیئر کی خرید وفروخت کا کام کرتا ہے۔ بازار حصص میں حصص کی خریداری کی عام طور پر تین صورتیں ہوتی ہیں۔

۱۔ بازار حصص میں کچھ لوگ کمپنی میں حصہ دار بننے کے لئے شیئر خریدتے ہیں۔اور شیئر اپنے پاس رکھ کر سالانہ نفع حاصل کرتے ہیں۔

۲۔ کچھ لوگ شیئر کی خرید وفروخت بحثیت مال تجارت کرتے ہیں۔ جب شیئرز کم قیمت پر فروخت ہو رہے ہوں خرید لیتے ہیں۔ جب زیادہ قیمت پر فروخت ہو رہے ہوں اس وقت بیچ دیتے ہیں۔دونوں قیمتوں میں جو فرق ہوتا ہے۔وہ ان کا نفع ہوتا ہے۔

۳۔ کچھ لوگ شیئرز اپنے لیے نہیں خریدتے بلکہ بحثیت دلال دوسرے لوگوں کے لیے خریدتے ہیں۔ان کو دلال کہا جاتا ہے۔ شیئرز جاری کرنے کے دو طریقے ہوتے ہیں۔

۱۔ السهم لحامله: (بیریئر شیئر) اس شیئر پر کسی کا نام نہیں لکھا ہوتا ہے۔ جس کے پاس ہوگا۔ وہی اس کا مالک سمجھا جائے گا۔

۲۔ (السهم المسجل) (رجسٹرڈ شیئر) اس شیئر پر حصہ دار کا نام لکھا ہوتا ہے۔

## حصص کی خرید وفروخت کا مروجہ نظام:

حصص کی خریداری کے تین طریقے ہیں۔

۱۔ (Spat Sale) یہ بیع وشراء کا ایک عام سا طریقہ ہے۔ کہ کسی نے حصص دے کر ان کی قیمت وصول کرلی باوجود یہ کہ یہ حاضر سودا ہے۔ لیکن پھر بھی حصص کے سرٹیفکیٹ پر قبضہ کرنے میں تقریباً ایک ہفتہ لگ جاتا ہے۔

۲۔ (Scale on Margin) یعنی حصص کی ایسی بیع وشراء جس میں حصص کی قیمت کا چند فیصد حصہ فی الوقت ادا کردیا جائے۔ اور باقی ادھار ہو۔ مثلاً ۲۰ فیصد قیمت تو فی الحال دے دی جائے باقی ۸۰ فیصد قرض ہے۔

جو لوگ حصص کا کاروبار کرتے ہیں عموماً ان کے دلالوں سے تعلق ہوتے ہیں۔ تو اب تاجر دلال سے کہتا ہے کہ تم فلاں کمپنی کے حصص Margin پر خرید لو پھر اس کی شرح طے کرلیتے ہیں۔ مثلاً ۲۰ فیصد یہ رقم خریدار دیتا ہے۔ باقی ۸۰ فیصد دلال اپنے ہاں سے ادا کرتا ہے۔ پھر اس کو وصول کرتے وقت کبھی تو تاجر سے سود کے ساتھ وصول کرتا ہے۔ اور کبھی بغیر سود کے صرف کمیشن کے ساتھ وصول کرتا ہے۔ اس سے اس کا مقصود اپنے کاروبار کی بقاء ہوتی ہے۔

۳۔ (Short Scale) یہ دراصل میں بیع غیر مملوک کا نام ہے۔ یعنی بائع ایسے حصص بیچتا ہے جن کا ابھی وہ مالک نہیں ہوا لیکن امید ہوتی ہے کہ سودا طے پا جانے کے بعد میں یہ حصص حاصل کرکے مشتری کو دے دوں گا۔ ان مذکورہ بالا صورتوں میں حصص کی بیع ہو جانے کے بعد قبضہ سے قبل اگر کمپنی اپنے منافع تقسیم کردے تو کمپنی منافع بائع کے نام ہی جاری کرتی ہے۔ لیکن اس کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ بائع وہ نفع مشتری کے حوالے کردیتا ہے کیونکہ وہ منافع بیع ہو جانے کے بعد جاری ہوئے ہیں اس مذکورہ تفصیل میں جو کچھ تھا اس کو حاضر سودا سے تعبیر کرتے ہیں غائب سودا اس سے قدرے مختلف ہے۔

## غائب سودا:

اس میں بیع تو فی الوقت ہو جاتی ہے لیکن وہ منسوب مستقبل کی طرف ہوتی ہے۔ جیسے حصص کی بیع تو ابھی ہوگی لیکن قبضے وغیرہ کے حقوق فلاں تاریخ سے متعلق ہوں گے۔ پھر جب وہ تاریخ آتی ہے۔ تو کبھی تو حصص بنفسہا مشتری کے سپرد کرتے ہیں۔ اور کبھی بائع و مشتری یوم البیع و یوم الادا کی قیمت کا فرق آپس میں برابر کرتے ہیں۔ یوں غائب سودے میں بعض دفعہ بہت سے سودے ہو جاتے ہیں۔ پھر کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ سب خریدار لین دین کے بجائے قیمتوں کا فرق برابر کرلیتے ہیں۔

## حصص کی خرید وفروخت کا فقہ اسلامی میں جائزہ:

شیئر اپنی ذات میں کوئی شئی نہیں بلکہ اصل شئی وہ املاک و اثاثے ہیں۔ جو اس کے پیچھے ہیں لہذا جو آدمی شیئر فروخت کر رہا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی تمام املاک، نقدی دیون اور جامد اثاثے وغیرہ سب فروخت کر رہا ہے۔ جس میں اس کی متناسب ملکیت موجود ہے۔ اس بناء پر شیئر کی خرید وفروخت کی شرائط درج ذیل ہیں۔

## شیئرز کی بیع وشراء کی شرائط:

۱۔شیئرز کی کم وبیش پر خرید وفروخت کے جواز کی ایک شرط یہ ہے۔کہ کمپنی کے اثاثے صرف نقد اور دیون کی شکل میں نہ ہوں، اگر کمپنی نے ابھی تک کسی قسم کے جامد اثاثے (مثلا بلڈنگ، مشینری وغیرہ) یا سامان تجارت نہیں خریدے بلکہ اس کے پاس صرف نقود ہیں۔یا کسی کے ذمے دیون ہیں تو اس صورت میں شیئر کی بیع وشراء اس کی قیمت اسمیہ (Face Value) سے کم وبیش پر جائز نہیں۔اس لیے اب شیئر صرف نقد کی نمائندگی کرر ہا ہے۔مثلا دس روپے کا شیئر صرف دس روپے کی نمائندگی کرر ہا ہے۔اگر اس کو گیارہ روپے میں فروخت کیا جائے تو دس روپے کی بیع گیارہ روپے کے ساتھ ہوئی جو کہ ناجائز ہے۔جن نقود کے علاوہ کمپنی کے دیگر اثاثے بھی وجود میں آجائیں۔تو اب اس کے اثاثے مخلوط ہو گئے۔اس میں نقود اور غیر نقود دونوں شامل ہیں۔اب شیئرز کی بیع کا مطلب یہ ہے کہ کمپنی کے اثاثوں میں ہر ایک کے متناسب حصے کی بیع ہو رہی ہے۔جس کا حاصل یہ ہے کہ ایسے مال کو جو مال ربوی اور غیر ربوی سے مخلوط ہو۔خالص مال ربوی سے بیچا جار ہا ہے۔جیسے تلوار پر سونا لگا ہو تو تلوار غیر ربوی اور سونا ربوی ہے۔اس کی بیع دنانیر سے ہو تو کیا حکم ہے؟

شافعیہ: کے ہاں یہ بیع جائز نہیں تاوقت یہ کہ مخلوط سے مال ربوی کو الگ کرلیا جائے۔

حنفیہ: کے ہاں اس شرط کے ساتھ یہ بیع جائز ہے۔کہ خالص مال ربوی، مخلوط میں شامل مال ربوی سے زیادہ ہو۔تا کہ مال ربوی، مال ربوی کے مقابلہ میں اور زائد غیر ربوی کے مقابلہ میں ہو جائے۔

حنابلہ: کے ہاں اگر مخلوط میں اکثر مال ربوی ہو تو خالص مال ربوی سے اس کی بیع ناجائز ہے۔اور مخلوط میں مال ربوی کم ہو اور غیر ربوی زیادہ ہو تو خالص مال ربوی سے اس کی بیع جائز ہے۔بالکل یہی صورت حال یہاں ہے کہ نقود وغیر نقود کی بیع صرف نقود سے ہو رہی ہے۔لہذا امام شافعیؒ کی رائے کے مطابق ایسی حالت میں شیئرز کی بیع جائز نہیں۔اور بعض شافعیہ اور حنابلہ کی رائے کے مطابق اگر کمپنی کے اثاثے زیادہ اور نقود کم ہوں تو شیئرز کی بیع جائز ہوگی ورنہ نہیں حنفیہ کی رائے کے مطابق جب کمپنی کے کچھ اثاثے غیر نقد ہوں تو لکھی ہوئی قیمت (Face Value) سے زیادہ پر خرید وفروخت جائز ہوگی۔البتہ یہ ضروری ہے کہ شیئر کے حصہ میں کمپنی کے نقود و دیون کی جتنی مقدار آئی ہے۔شیئر کی قیمت اس سے کچھ زائد ہو۔اگر شیئر کی قیمت اس مقدار کے برابر یا اس سے کم ہو تو بیع جائز نہ ہوگی۔

۲۔شیئرز کی خرید وفروخت کے جواز کے لئے یہ بھی شرط ہے۔کہ کمپنی حلال کام کرتی ہو اگر کمپنی کا اصل کاروبار ہی حرام ہو تو اس کے شیئر لینا جائز نہیں مثلا کوئی کمپنی شراب کا کاروبار کرتی ہو یا کمپنی کا اصل کاروبار ہی سود ہو جیسے بنک وغیرہ۔

۳۔بعض اوقات کمپنی اصلاً تو حلال کے کاروبار ہی کرتی ہے مگر کسی نہ کسی طرح سود میں ملوث ہو جاتی ہے مثلا بینک سے سود پر قرض لیتی ہے۔یا زائد رقم بینک میں رکھوا کر اس پر سود لیتی ہے۔یہ کمپنی کا اصل کاروبار نہیں بلکہ ایک ذیلی اور ضمنی کام ہے۔آج کل بیشتر کمپنیاں ایسی

نوعیت کی ہیں۔ایسی کمپنیوں کا شیئر ز لینے کا کیا حکم ہے؟اس میں علماء عصر کا اختلاف ہے۔یعنی علماء کا نقطہ نظر یہ ہے کہ سودی کاروبار کمپنی اصلاً کررہی ہو یا تبعاً، سودی کاروبار کم ہو یا زیادہ ہر صورت میں چونکہ سودی کاروبار کررہی ہے۔اور کوئی شخص اگر کمپنی کا شیئر لیتا ہے۔تو یہ کمپنی کو سودی کاروبار کا وکیل بنا رہا ہے۔لہذا کمپنی کا سودی لین دین اس کی طرف بھی منسوب ہوگا۔اس لیے جو کمپنی کسی نہ کسی طرح سودی لین دین میں ملوث ہو۔اس کا شیئر لینا جائز نہیں۔خواہ اس کا حقیقی کاروبار درست ہو۔لیکن صحیح یہ معلوم ہوتا ہے کہ کمپنی کے سودی لین دین کی دو صورتیں ہیں۔ایک یہ کمپنی قرضہ لے اور اس پر سود ادا کرے۔اس صورت میں کمپنی کی آمدنی میں تو کوئی حرام عنصر شامل نہیں ہوا۔اس لیے کہ جب کوئی شخص سود پر قرضہ لے تو یہ فعل تو حرام اور سخت گناہ ہے۔مگر وہ قرض کا مالک بن جائے گا۔اس کے ساتھ کاروبار کرکے جو آمدنی حاصل ہوگی وہ بھی حلال ہوگی۔اس صورت میں زیادہ سے زیادہ اشکال یہ ہوسکتا ہے۔کہ کمپنی چونکہ اس شیئر ہولڈر کی وکیل ہے۔اس لیے سودی قرض لینے کی نسبت اس کی طرف بھی ہوگی۔اور اس کو سودی قرض لینے پر رضامند سمجھا جائے گا۔اس کا جواب حضرت تھانویؒ نے یہ دیا ہے کہ شیئر ہولڈر کسی طرح یہ آواز اٹھادے کہ میں سودی کاروبار پر راضی نہیں ہوں تو اس کی ذمہ داری ختم ہو جائے گی کمپنی کے ذمہ داران کی طرف اس مضمون کا خط لکھ دینا کافی ہوسکتا ہے۔(امداد الفتاویٰ ۴۹۱/۳) لہذا صحیح یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب کمپنی کا اصل کاروبار تو جائز ہو اور ضمناً کبھی وہ سود پر قرضہ لیتی ہو تو اس کے شیئرز لینا جائز ہے۔بشرطیکہ سود سے برأت کی آواز اٹھادی جائے۔کمپنی کے سودی لین دین کی دوسری صورت یہ ہے کہ کمپنی قرضہ دے کر سود لے جیسا کہ آج کل بیشتر کمپنیاں زائد رقوم بینکوں کے سیونگ اکاؤنٹ میں رکھوا کر اس پر سود لیتی ہیں۔یہاں دو اشکال ہیں۔ایک یہ کہ سودی معاملہ میں شیئر ہولڈر کی بھی شرکت ہوجائے گی۔اس کا حل تو وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا دوسرا اشکال یہ ہے کہ کمپنی جو منافع تقسیم کرے گی۔اس میں سود بھی شامل ہوگا۔آمدنی کا جو حصہ سود سے حاصل ہوا وہ حرام ہے۔اس کے بارے میں حضرت تھانویؒ نے دو باتیں ارشاد فرمائی ہیں۔ایک یہ کہ ہمیں ہر کمپنی کے بارے میں یقین سے معلوم نہیں کہ اس نے سود لیا ہے تعمق کے ہم مامور نہیں، دوسری بات یہ ہے کہ اگر بالفرض سود لیا بھی ہو تو وہ قلیل ہے جو مال حلال میں مخلوط ہوگیا ہے۔مال مخلوط میں اکثر حلال ہو تو اس کے استعمال کی گنجائش ہوتی ہے۔نفع کا جتنا حصہ سودی ہے اس کا بلانیت ثواب صدقہ کرنا لازمی ہے۔ (امداد الفتاویٰ ۴۹۱/۳)

**خلاصہ:** یہ کہ کسی کمپنی کے شیئرز کی خرید وفروخت کی چار شرائط ہیں۔

۱۔ کمپنی کا اصل کاروبار حلال ہو۔

۲۔ قیمت اسمیہ (Face Value) سے کم وبیش پر بیچنے کیلئے یہ ضروری ہے کہ کمپنی کے اثاثے صرف نقدی کی شکل میں نہ ہوں۔

۳۔ سود کے خلاف آواز اٹھائے۔

۴۔ کمپنی کی آمدنی میں سود شامل ہو تو نفع کی اتنی مقدار صدقہ کردے۔

## حصص سے تجارت کا حکم:

اگر مشتری حصص کا مقصد سرمایہ کاری نہ ہو بلکہ اس مقصد پر خریدے کہ جب ان کی قیمت بڑھے گی تو آگے منافع پر فروخت کردوں گا۔ اس طریقہ سے حصص کی تجارت کا کیا حکم ہے؟ اس میں بھی دو نقطہ نظر ہیں **فقہ المعاملات** کے ماہر عالم اسلام کے معروف عالم دین شیخ محمد صدیق الضریر کی رائے یہ ہے کہ اس طریقہ کار کی بنیاد محض تخمین اور قیاس آرائیوں پر ہے جس کو (Speculation) کہتے ہیں اس لئے یہ جائز نہیں ان کا کہنا ہے کہ قیاس آرائیوں کی بنیاد پر خرید وفروخت کی اجازت دینا سٹہ بازی کا راستہ کھولنا ہے۔ان کے ہاں شیئرز خریدنا صرف اس صورت میں جائز ہوگا جب کہ خریدار کمپنی کے نفع ،نقصان میں شریک ہوکر سرمایہ کاری کیلئے خرید رہا ہو۔دوسری رائے شیئرز کی تجارت کی جواز ہے **بالشروط المذکورۃ سابقاً**، بظاہر دوسری رائے درست معلوم ہوتی ہے۔اس لئے کہ اگر اصولی نقطہ نظر سے دیکھا جائے۔تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ اصل سوال یہ نہیں کہ خریدار کس ارادے اور نیت سے خرید رہا ہے۔اصل سوال یہ ہے کہ شیئرز فی نفسہ بیع وشراء کے قابل ہیں یا نہیں؟ جب یہ بات تسلیم کرلی گئی کہ شیئرز قابل بیع وشراء ہیں۔شیئرز کی بیع دراصل کمپنی کے اثاثوں میں متناسب حصے کی بیع ہے تو خرید وفروخت جائز ہوگی خواہ کسی بھی نیت سے ہو (اسلام اور جدید معیشت وتجارت ص ۸۹۔۹۰)

## حصص کی خرید وفروخت کی ناجائز صورتیں:

حصص کی خرید وفروخت ذکر کردہ شرائط کے ساتھ جائز ہے۔اگر ان شرائط کی پابندی نہ کی جائے تو کہیں ربوا اور کہیں قمار لازم آتا ہے لہٰذا یہ خرید وفروخت ناجائز ہوگی۔ان کے علاوہ حصص کی خریداری کی دیگر ناجائز صورتیں بھی ہیں۔جنہیں ذیل میں اختصار کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے(۱) بعض کمپنیوں کے وجود میں آنے سے پہلے اسٹاک ایکسچینج میں ان کی لسٹنگ ہوجاتی ہے ایسی کمپنی کے شیئرز کی خرید وفروخت جائز نہیں۔اس لئے کہ شیئرز کی بیع درحقیقت کمپنی کے اثاثوں کی بیع ہوتی ہے۔اور ایسی کمپنی کی ملکیت میں کچھ بھی اثاثے نہیں ہوتے لہٰذا یہ غیر مملوک کی بیع ہے جو بیع **مالم یملک** میں داخل ہونے کی بناء پر ناجائز ہے۔

۲۔فیوچر سیلز (Future Sales) شیئرز کی وہ بیع وشراء کہ شیئر کا لینا دینا مقصود نہ ہو۔بلکہ محض نفع ،نقصان برابر کرکے نفع کمانا مقصود ہو۔یہ بیع بھی بربناء قمار ناجائز ہے۔

## ۳۔غائب سودے:

شیئرز کے غائب سودوں میں بیع کی اضافت مستقبل کی طرف کی جاتی ہے۔یہ بیع بھی باالاتفاق فقہاء ناجائز ہے۔اس لئے کہ بیع کی مستقبل کی طرف اضافت یا تعلیق سے بیع منعقد نہیں ہوتی۔ بلکہ وعدہ بیع ہوتا ہے۔اس کو بیع قرار دینا اور اس پر بیع کا حکم لگانا غلط ہے۔حاضر سودے میں شیئر وصول کرنے سے پہلے آگے بیع کرنا **بیع مالم یقبض** میں داخل نہ ہونے کی بناء پر جائز ہے۔تاہم احوط یہی ہے۔کہ شیئرز سرٹیفکیٹ پر قبضہ کئے بغیر آگے بیع نہ کی جائے۔

**واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم.**